جعفر بلوچ

چل بسا جعفر بلوچ

موت کیسے زندگی کو آ کے لیتی ہے دبوچ
ہو غلط یا رب! سنا ہے چل بسا جعفر بلوچ
منفرد وہ شخص تھا اور منفرداس کی تھی سوچ
چل بسا جعفر بلوچ

اس میں کیا شک ہے وہ شاعر تھا نہایت ارجمند
کنزِ مخفی کے گہر اور انجمِ فکرِ بلند
اس کا شہبازِ تخیل عرش سے لاتا تھا نوچ
چل بسا جعفر بلوچ

ناروا ہے بخل اب تو اس کے استحسان میں
تھا وہ یکتا شاعری اور نثر کے میدان میں
غالب اور اقبال کو اپنا سمجھتا تھا وہ کوچ
چل بسا جعفر بلوچ

ارتجالاً کیا کریں ہم اس کی تعیینِ مقام
ہاں سفر کرتا رہا وہ سست تھا یا تیزگام
عشق کی راہوں میں اس کے پاؤں میں آئی نہ موچ
چل بسا جعفر بلوچ

مدت العمر اس کو دیکھا ہم نے راہِ خیر پر
مسلک اس کا صلح وامن و آشتی ہی تھا مگر
دشمنانِ علم و دانش کو وہ لیتا تھا دبوچ
چل بسا جعفر بلوچ

وہ سراپا تھا نیاز و عجز و اخلاص و ادب
جب کبھی ہوتا تھا لیکن سخت مغلوب الغضب
اللہ بخشے ' کر لیا کرتا تھا وہ گالی گلوچ
چل بسا جعفر بلوچ

گل محمد سے بھی بڑھ کر تھا اسے ہلنا محال
بابِ عبرت بن گیا اس کی قناعت کا وبال
پھر بھی استقلال میں اس شخص کے آیا نہ لوچ
چل بسا جعفر بلوچ

حورو غلماں خلد میں ہر آن بہلائیں اسے
اور کنجِ قبر میں ایذا نہ پہنچائیں اُسے
اہل شر ، کیڑے مکوڑے ،سانپ ،بچھو ، کاکروچ
چل بسا جعفر بلوچ